خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 10 اکتوبر 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی مبارک سیرت سے فتح مکہ کے بعد کی مہمات کی تفصیل بیان فرمائی۔

فرمایا **سریہ قیس بن سعد بن عبادہ** سن ۸ ہجری میں ہوا۔ جعرانہ سے مدینہ واپس آکر آپ ﷺ نے مختلف علاقوں کی طرف اسلام کا پیغام بھجوایا۔ حضرت قیس بن سعد کو ۴۰۰ افراد کیساتھ یمن کے ایک قبیلہ کی طرف اسلام کی دعوت دینے بھیجا۔ حضرت قیس حضرت سعد بن عبادہ کی بیٹے تھے، فتح مکہ کے وقت حضرت سعد بن عبادہ سے جب آنحضرت ﷺ نے جھنڈا لے لیا، تو انہی کو عطا کیا تھا۔ اس قبیلہ کے ایک شخص زیاد بن حارث کو جب اس لشکر کی خبر ہوئی تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر قافلہ واپس بلانے کی درخواست کی اور کہا کہ میں اپنی قوم کی ضمانت دیتا ہوں اور یہ بھی کہ یہ آہستہ آہستہ اسلام قبول کرلیں گے۔ بعد میں آہستہ آہستہ حضرت زیاد بن حارث کی تبلیغ سے ان کی قوم مسلمان ہو گئی۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اصل غرض علاقہ فتح کرنا نہیں بلکہ اسلام کا پیغام پہنچانا تھا۔

سریہ حضرت عیینہ بن حصن فراری محرم 9 ہجری میں بنو تمیم کی طرف گئے، وجہ یہ تھی کہ بنو تمیم نے قبائل کو بھڑکا کر اموال زکوۃ کی ادائیگی سے روک دیا تھا۔ اس مہم میں کوئی مہاجر یا انصاری نہ تھا۔ عیینہ بن حصن رات کو چلتے اور دن کو چھپتے ہوئے آگے بڑھتے۔ یہاں تک کہ صحرا میں بنو تمیم پر ہلہ بول دیا۔ وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان کے گیارہ آدمی، اور کچھ عورتیں اور بچے گرفتار ہوئے جنہیں مدینہ لاکر رملہ بنت حارث کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔

بعد میں بنو تمیم کے سرکردہ افراد پر مشتمل ایک وفد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں ان کے شعراء اور خطیب بھی شامل تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے تقریر اور شعر میں مقابلے کی خواہش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شعر و بیان میں مفاخرت میری بعثت کا مقصد نہیں ہے۔ لیکن تمہاری آمد کا اگر یہ مقصد ہے تو کرلو۔ اس طرح مقابلے پر کچھ کلام پڑھے گئے اور شکست کے بعد ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہترین تحائف سے نوازا اور ان کی عورتیں اور بچے انہیں واپس کر دیئے۔

سریہ ضحاک بن سفیان کلابی، یہ سریہ بنو کلاب کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے روانہ کیا گیا تھا لیکن انہوں نے انکار کرتے ہوئے جنگ چھیڑ دی مسلمانوں نے انہیں شکست دی۔ اس سریہ میں اس قبیلہ کا ایک آدمی اسید بن اسید جو پہلے مسلمان ہو چکے تھے وہ بھی شامل تھے، جنگ سے جب ان کے والد بھاگنے لگے تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا اور اسلام کی دعوت دینے کی کوشش کی لیکن جب باپ نہ مانا تو انہوں نے اپنے باپ کے گھوڑے پر

حملہ کیا اور ایک دوسرے شخص نے حملہ کرکے قتل کر دیا، ایک روایت کے مطابق جب حضرت اسید نے مدینہ آکر اسلام قبول کیا تو ان کے باپ نے بڑھاپے میں انکی نافرمانی کا شکویٰ کرتے ہوئے ایک خط لکھا جس کے جواب میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی اجازت سے تبلیغی خط لکھا اور ان کے والد بھی مسلمان ہو گئے۔

سریہ علقمہ بن مجز مدلجی، انہیں تین سو آدمیوں کی کمان دے کر ساحل جدہ کی جانب روانہ کیا گیا۔ وجہ یہ تھی کہ کچھ حبشی ساحل جدہ کے قریب جمع ہو گئے تھے۔ اور اہل مکہ کے خلاف ڈاکہ زنی کرنا چاہتے تھے۔ حبشیوں کو مسلمانوں کی آمد کا علم ہوا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت علقمہ نے سمندر میں اتر کر ایک جزیرہ تک پیش قدمی کی۔

حضرت ابوسعید خدری سے ایک روایت ملتی ہے کہ جب وہ اس مہم سے فارغ ہو گئے تو ایک گروہ نے حضرت علقمہ سے جلد واپسی چاہی، انہیں اجازت دی گئی اور عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو ان پر امیر مقرر کیا انکی طبیعت میں مزاح تھا، راستہ میں انہوں نے کہیں پڑاؤ کیا اور آگ جلائی۔ عبد اللہ سہمی نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا مجھے تم پر حق نہیں جو میں کہوں تو تم اسے مانو گے؟ جواب ملا کہ ہاں، اسپر انہوں نے کہا کہ اس آگ میں کود جاؤ، جب کچھ لوگ اُٹھ کر تیار ہو گئے تو اس نے روک دیا کہ یہ صرف مزاج تھا۔ واپس آکر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی معصیت میں اطاعت نہیں، اطاعت تو صرف معروف میں ہے۔

پھر سریہ **حضرت علی** کا ذکر ملتا ہے انہیں قبیلہ طی کے ایک بت کو جس کا نام قلس تھا ڈھانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ یہ حاتم طائی کا قبیلہ تھا۔ ان کے قیدیوں میں حاتم طائی کی بیٹی بھی آئی۔ البتہ حاتم کا بیٹا عدی ملک شام بھاگ گیا۔ حاتم کی بیٹی مدینہ میں کچھ روز رہیں اور رسول اللہ ﷺ سے احسان فرمانے کی درخواست کی جس پر رسول کریم ﷺ نے شفقت فرماتے ہوئے انہیں آزاد کر دیا۔ جس کے بعد وہ مسلمان ہو گئیں۔ پھر وہ شام میں اپنے بھائی عدی سے ملیں اور اسے آپ میں ﷺ کے پاس بھیجا۔ رسول کریم ﷺ کی تبلیغ کے بعد وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ ان کی ملاقات کے بعد باقی قبیلہ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عدی تمام اسلامی احکامات کا بڑا احترام کرتے تھے۔

غزوہ تبوک رجب 9 ہجری میں پیش آیا۔ یہ آپ ﷺ کا آخری غزوہ تھا۔ قرآن میں اس غزوہ کو ساعتہ العسر یعنی تکلیف کی گھڑی کہہ کر پکارا گیا ہے۔ موسم شدید گرم تھا، راستہ کی دشواری، جنگ کی مکمل تیاری نہ تھی۔ رومی اور غنسانیوں کے حملہ کا خوف لگا رہتا تھا۔ غزوہ تبوک کا فوری سبب اہل روم کا شام میں لشکر کی تیاری کی خبر کا ملنا تھا۔ اس جنگ نے منافقین کی منافقت بھی واضح کر دی۔ حضور انور نے فرمایا اس کی مزید تفصیل آئندہ بیان ہو گی۔ انشاء اللہ

آخر پر حضور انور نے بتایا کہ آج ربوہ میں مسجد مہدی پر حملہ ہوا ہے، پانچ لوگ زخمی ہوئے ہیں دو کی حالت تشویش ناک ہے، اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمائے، اللہ ان دہشت گردوں، قانون توڑنے والے اور جماعت کے مخالفین کو جلد پکڑے۔ اللہ تعالیٰ ان حکومتوں کو بھی عقل دے اور جلد ہی جماعت کے حق میں نشان ظاہر فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞